معزز صحافی حضرات آپ سب کی آمد کا بے حد شکریہ

ایف بی آر کی پالیسی اور ٹیکس اقدامات کی وجہ سے پاکستان سے سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ خطرے میں پڑچکی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف پاکستان زرمبادلہ سے محروم ہورہا ہے بلکہ زیورات سازی کے شعبہ سے منسلک ہزاروں افراد کا روزگار بھی متاثر ہورہا ہے۔

وفاقی وزارت تجارت اور وزارت خزانہ سمیت وزیر اعظم ہاؤس نے سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ کے لیے غیر ملکی خریداروں کے ایڈوانس گولڈ کی درآمد پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ بحال کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی جو بجٹ میں پوری نہ ہوسکی۔ سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ کے لیے غیر ملکی خریداروں کے ایڈوانس گولڈ کی درآمد پر 18% فیصد سیلز ٹیکس فروری 2024میں یکدم ختم کردی گئی تھی جس سے سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ جاری رکھنا مشکل ہوگیا ہے۔

نئے ٹیکس اقدام کے بعد انٹرسٹمنٹ اسکیم (Entrustment Scheme) کے تحت غیر ملکی خریداروں کے ایڈوانس گولڈ کی درآمد پر ایکسپورٹرز کو18% فیصد سیلز ٹیکس ادا کرنا ہوگا جو ایکسپورٹ کے بعد ریفنڈ ہوگا لیکن بڑے سے بڑے ایکسپورٹر کے لیے بھی یہ شرط فیصد 18% سیلز ٹیکس پوری کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ کروڑوں روپے مالیت کے سونے کی درآمد پر کروڑوں روپے سیلز ٹیکس کی مد میں جمع کرانا ہوں گے جو ویلیو ایڈیشن اور منافع سے بھی کی گنا زائد ہے اور پھر اس سیلز ٹیکس کے ری فنڈ کے لیے طویل اور پیچیدہ وقت طلب پراسیجر پورا کرنا پڑے گا اس طرح ایکسپورٹرز کا سرمایہ بلاک ہوگا۔

سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ کی صنعت اس وقت شدید بحرانی کیفیت کا شکار ہے ایکسپورٹ معطل ہے اور ایف بی آر کی جانب سے انٹرسٹمنٹ اسکیم کے تحت غیر ملکی خریداروں سے ایڈوانس گولڈ منگوانے پر18% فیصد سیلز ٹیکس کی شرط نے ایکسپورٹرز کی امیدیں ختم کردی ہیں پاکستان میں 100کے لگ بھگ ایکسپورٹرز سونے کے زیورات ایکسپورٹ کرتے ہیں جن میں سے 25سرفہرست ایکسپورٹرز نے پاکستان سے کاروبار مڈل ایسٹ اور متحدہ عرب امارات منتقل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور متعدد نے اپنا کاروبار دبئی منتقل کردیا ہے جس سے پاکستان کی ایکسپورٹ میں نمایاں کمی ہوگی۔ ہمارے اندازے کے مطابق اگر سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ کو سیلز ٹیکس کی چھوٹ بحال نہ ہوئی تو آئندہ مالی سال کے دوران سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ جو اس وقت 100 ملین ڈالر ہے ایک دو ملین ڈالر تک ہی رہ جائیگی۔

سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ کی صورتحال یہ ہے کہ 22فروری سے سیلز ٹیکس کی چھوٹ ختم ہونے کے بعد سونے کے زیورات بنانے کے لیے انٹرسٹمنٹ اسکیم کے تحت ایک گرام سونا بھی درآمد نہیں کیا گیا بلکہ اسی دوران 12ملین ڈالر کا سونا خریداروں کو واپس لوٹایا گیا جس کے آرڈر پاکستان سے منسوخ کرکے بھارت کو منتقل کردیے گئے اس طرح پاکستان کو ویلیو ایڈیشن کی مد میں حاصل ہونے والے 5لاکھ ڈالر سے زائد کے زرمبادلہ سے محروم ہونا پڑا بلکہ خریدار پارٹیاں بھی بھارت کو مل گئیں۔

یہاں ایک اور اہم بات اپ کے علم میں لانی ضروری ہے کہ ڈبلیو ٹی او قوانین اور ورلڈ کسٹم آرگنائزیشن کے رکن کی حیثت سے

پاکستان کسی بھی برآمدی صنعت کے لیے درآمد ہونے والے خام مال پر ٹیکس عائد نہیں کرسکتا جسے پراسیس کرکے ایکسپورٹ کیا جانا ہوا۔ پاکستان سے سونے کے زیورات کے عالمی خریداروں نے بھی سونے کی درآمد پر ٹیکس کا نوٹس لیتے ہوئے یہ معاملہ ڈبلیو ٹی او اور ڈبلیو ٹی سی او کے فورم پر اٹھانے کا عندیہ دیا تاہم پاکستانی ایکسپورٹرز نے ملک کی ساکھ کے پیش نظر انہیں اس بات سے روکے رکھا اگر یہ معاملہ ڈبلیو ٹی او کے پلیٹ فارم پر اٹھایا گیا تو پاکستان کی سبکی کا باعث بنے گا اور پاکستان کو ڈبلیو ٹی او کے تادیبی اقدامات کا بھی سامنا ہوسکتا ہے۔

سونے کے زیورات کی صنعت 2013-14 متعارف کرائے گئے ایس آر او 760 کی وجہ سے تیزی سے زوال کا شکار رہی اور سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ اس ایس آر او کے زریعے لاگو کی جانے والی سخت شرائط اور پیچیدہ طریقہ کار کی وجہ سے 95 فیصد تک کم ہوچکی ہے۔ پاکستان جیم اینڈ جیولری ٹریڈرز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن نے ایس آر او 760 میں ترامیم تجویز کی تھیں جس پر وزارت تجارت اور وزارت خزانہ نے آمادگی ظاہر کرتے ہوئے بجٹ 2024-25 میں ایس آر او 760 میں بھی ترامیم کرکے ایکسپورٹ کو درپیش مشکلات کم کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی جو پوری نہیں کی گئی۔

اگر وفاقی وزارت خزانہ نے سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ کے لیے درآمد ہونے والے غیر ملکی خریداروں کے ایڈوانس گولڈ پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ بحال نہ کی اور ایس آر او 760 میں مجوزہ ترامیم جس پر خود وفاقی حکومت نے اتفاق کیا تھا عمل میں نہ لائی گئیں تو پاکستان سے سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ مکمل طور پر بند ہوجائیگی جس سے قیمتی زرمبادلہ کے نقصان کے ساتھ سونے کے زیورات بنانے والے 10 ہزار کاریگروں کے خاندانوں پر بھی برا اثر پڑے گا۔

وفاقی حکومت ایک جانب ایکسپورٹ بڑھانے اور ایکسپورٹ کرنیو الی صنعتوں کی ترقی کی خواہش مند ہے دوسری جانب ایکسپورٹ کرنے والی صنعتوں کے لیے مشاورت کے بغیر منفی پالیسیاں اختیار کی جارہی ہیں۔ جس عرصے کے دوران پاکستان سے سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ میں 95 فیصد کمی آئی اسی دوران ترکی سے سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ 4 ارب ڈالرسے بڑھ کر 13 ارب ڈالر جبکہ بھارت کی ایکسپورٹ 32 ارب ڈالر سے بڑھ کر 42 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔

وفاقی بجٹ میں ایکسپورٹ کی فکسڈ ریٹ ریجیم ختم کرکے 29 فیصد ٹیکس عائد کیا گیا اس اقدام سے دیگر ایکسپورٹ شعبوں کی طرح سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ کا شعبہ بھی متاثر ہوگا۔ ٹیکس حکام اور ٹیکس گزاروں میں براہ راست رابطے بڑھنے سے ٹیکس گزاروں کے لیے مشکلات بڑھیں گی انہیں ہراسانی کا سامنا ہوگا اور بدعنوانی و رشوت ستانی کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔ ایکسپورٹ منافع پر 29 فیصد ٹیکس ایکسپورٹ کی تباہی کا سبب بنے گا۔ اس تجویز پر ہم نے تمام پارلیمانی جماعتوں کو بھی اپنے خدشات سے آگاہ کیا ہے اور پارلیمانی لیڈران کو خطوط ارسال کیے ہیں اور مطالبہ کیا ہے کہ بجٹ سیشن میں اس کی مذمت کی جائے اور بجٹ تجاویز سے ایکسپورٹ پر 29 فیصد ٹیکس کی تجویز کو خارج کیا جائے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ سونے کے زیورات کی ایکسپورٹ کے لیے درآمد ہونے والے سونے پر سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کی چھوٹ فی الفور بحال کی جائے اور ایس آر او 760 میں ترامیم کرکے ایکسپورٹ کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

حبیب الرحمٰن

چیئرمین

پاکستان جیم اینڈ جیولری ٹریڈرز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن

Mob: 0300-9245040